الصبح النوري

اردو شرح

مختصر القدوري

حضرت مولانا محمد حنیف گنگوهی دامت برکاتہم

(فاضل دار العلوم دیوبند)

کتب خانہ مجیدیہ

ملتان شہر

الصبح النوري

اردو شرح

مختصر القدوري

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ (متفق علیہ)

اللہ جل شانہٗ جس بندہ کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتے ہیں اس کو تفقہ فی الدین کی دولت سے نوازتے ہیں

اَلصُّبْحُ النُّوْرِی

اردو شرح

مُخْتَصَرُ الْقُدُوْرِی

مصنفہ

حضرۃ مولانا محمد حنیف صاحب گنگوہی فاضل دیوبند

جلد ۲

کتب خانہ مجیدیہ — ملتان

نذرانۂ خلوص

میں اپنی اس بضاعت مزجات کو مرکز علوم دینیہ
دارالعلوم دیوبند کے نام معنون کرنے میں مسرّت
محسوس کررہا ہوں۔

محمد حنیف غفرلہ گنگوہی (فاضل دیوبند)

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
کتاب المساقاۃ	۱۰۵	حلالہ کے احکام	۱۵۰	مکاتب کا ادائیگی بدل کتابت سے	۱۹۴
کتاب النکاح	۱۰۶	کتاب الایلاء	۱۵۲	عاجز ہونے کا بیان	〃
گواہوں کا بیان	۱۰۷	کتاب الخلع	۱۵۵	ام ولد اور مدبر وغیرہ کی کتابت کا بیان	۱۹۷
محرمات کی تفصیل	۱۰۹	خلع کے باقی احکام	۱۵۶	کتاب الولاء	۱۹۹
بحالت احرام نکاح کرنیکا بیان	۱۱۱	کتاب الظہار	۱۵۸	ولاء موالات کا بیان	۲۰۱
باکرہ وثیبہ کے احکام	۱۱۲	کفارہ ظہار کا بیان	۱۶۰	کتاب الجنایات	۲۰۲
اولیائے نکاح کا بیان	۱۱۴	کتاب اللعان	۱۶۴	ان لوگوں کا بیان جن سے قصاص	۲۰۴
کفارت (ہمسری) کا بیان	۱۱۵	لعان کے باقی احکام	۱۶۶	لیا جاتا ہے یا نہیں لیا جاتا	〃
مہر کا بیان	۱۱۷	کتاب العدۃ	۱۶۷	مسئلہ قتل مکاتب مع صور اربعہ	۲۰۶
نکاح متعہ کا بیان	۱۲۰	عدت وفات وغیرہ کا بیان	۱۶۹	و مسئلہ عبد مرہون	〃
نکاح فاسد و مہر مثل کا بیان	۱۲۲	شوہر کے مرنے پر عورت کے سوگ	۱۷۱	جان کے علاوہ کے قصاص کا بیان	۲۰۷
نکاح کے متفرق مسائل	۱۲۳	منانے کا بیان	〃	قصاص کے باقی احکام	۲۰۹
کافروں کے نکاح کا بیان	۱۲۸	معتدہ کے باقی احکام	۱۷۲	کتاب الدیات	۲۱۰
نوبت (باری) کے احکام	۱۲۹	ثبوت نسب کا بیان	۱۷۳	زخموں کی دیت کے احکام	۲۱۳
کتاب الرضاع	۱۳۰	کم و بیش مدت حمل کا بیان	۱۷۵	قطع اعضاء کے مختلف مسائل	۲۱۴
احکام رضاعت کی تفصیل	۱۳۲	کتاب النفقات	۱۷۶	قاتل پر اور عاقلہ پر دیت واجب ہونے	۲۱۶
رضاعت کے باقی احکام	۱۳۴	نفقہ زوجات کے باقی احکام	۱۷۸	کی صورتوں کا بیان	〃
کتاب الطلاق	۱۳۵	نفقہ اولاد کا بیان	۱۸۰	چوپائے کی جنایت کا بیان	۲۱۷
صریح طلاق کا بیان	۱۳۷	مستحقین پرورش کی تفصیل	۱۸۱	غلام کی جنایتوں کے احکام	۲۱۸
کنائی طلاق کا بیان	۱۳۸	باقی مسائل نفقات	۱۸۳	جھکی ہوئی دیوار اور موجب قتل عبد	۲۲۰
طلاق کو کسی حصہ کی طرف منسوب	۱۴۰	کتاب العتاق	۱۸۵	کے احکام	〃
کرنے کا بیان	〃	کچھ حصہ آزاد کرنے کا بیان	۱۸۷	شکی بچہ تلف کر دینے کے احکام	۲۲۱
تعلیق بالشرط کا بیان	۱۴۱	اعتاق کے باقی احکام	۱۸۸	باب القسامۃ	۲۲۲
غیر مدخول بہا کی طلاق کا بیان	۱۴۴	باب التدبیر	۱۸۹	کتاب المعاقل	۲۲۴
تفویض طلاق وغیرہ کا بیان	۱۴۷	باب الاستیلاد	۱۹۰	کتاب الحدود	۲۲۶
باب الرجعۃ	۱۴۸	کتاب المکاتب	۱۹۲	اقرار اور شہادت سے رجوع کرنیکا با	

پوری عمر مدتِ رضاعت قرار دی ہے، امام زفر فرماتے ہیں کہ سال میں ایک حال سے دوسرے حال کی طرف متحول ہونیکی صلاحیت ہے اور دو سال سے زائد ہونا ضروری ہے (جس کی وجہ امام ابوحنیفہ کی دلیل کے ذیل میں آرہی ہے) صاحبین کی دلیل یہ آیت ہے "وحمله وفصاله ثلثون شهرا" اس میں حمل و فصال دونوں کی مدت تیس ماہ قرار دی گئی ہے، اور حمل کی اقل مدت چھ ماہ ہے پس فصال کے لئے دو سال کی مدت باقی رہی، نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "دو سال کے بعد رضاعت نہیں ہے"[عہ] امام ابوحنیفہ کی دلیل بھی یہی آیت ہے وجہ استدلال یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے آیت میں دو چیزیں ذکر کیں اور دونوں کے لئے مدت مقرر فرمائی تو وہ مدت دونوں میں سے ہر ایک کیلئے پوری پوری ہوگی جیسے کوئی شخص یوں کہے "لفلان علی الف درہم وخمسة اقفزة حنطة الی شہرین" تو اس میں ایک ہزار درہم اور پانچ قفیز گیہوں میں سے ہر ایک کی مدت دو ماہ ہوتی ہے پس مدتِ رضاعت بھی اڑھائی سال ہوتی۔ اور مدت حمل بھی اڑھائی سال ہوتی۔ مگر مدتِ حمل میں کمی حدیث سے ثابت ہے اور مدتِ رضاعت میں کمی ثابت نہیں اسلئے اس کی مدت پوری اڑھائی سال رہیگی حدیث یہ ہے حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ "بچہ پیٹ میں دو سال سے زیادہ نہیں رہتا"[عہ] ظاہر ہے کہ اس قسم کا مضمون شارع کے سماع سے ہی معلوم ہو سکتا ہے تو یقیناً حضرت عائشہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوگا پس یہ قول حدیث مرفوع کے درجہ میں ہے، امام صاحب کی طرف سے عقلی دلیل یہ ہے کہ بچہ کی غذا کا متغیر ہونا ضروری ہے جس کیلئے اتنی مدت ہونی چاہیئے جس میں بچہ دودھ کے علاوہ دوسری غذا کا عادی ہوسکے۔ سو اس کے لئے حمل کی ادنیٰ مدت فرض کیجائیگی کہ اس میں یہ صلاحیت موجود ہے چنانچہ جنین کی غذا رضیع اور فطیم کی غذا سے جدا ہوتی ہے، سوال حضرت عائشہ کی حدیث ظنی ہے اور آیت قطعی ہے اور قطعی کی تخصیص ظنی کے ساتھ جائز نہیں، پھر امام صاحب نے حدیث مذکور کے ذریعہ آیت کی تخصیص کیونکر تجویز کی؟ جواب آیت مذکورہ اپنے ظاہری معنی پر محمول نہیں، چنانچہ امام شافعی وغیرہ نے تیس ماہ میں سے چھ ماہ کو مدت حمل مانا ہے اور دو سال کو مدت فصال پس آیت مؤول ہوگئی اور مؤول کی دلالت قطعی نہیں ہوتی ظنی ہوتی ہے لہٰذا ظنی کی تخصیص ظنی سے ہوئی جو بلاشبہ درست ہے۔

قولہ الا ام اختہ الخ قول سابق سے استثناء ہے یعنی رضاعت کے سبب سے تمام وہ رشتے حرام ہوجاتے ہیں جو قرابت نسب کے سبب سے حرام ہیں سوائے رضاعی بہن کی ماں اور اپنے بیٹے کی رضاعی بہن کے کہ یہ حلال ہیں کیونکہ نسبی بہن کی ماں خود اپنی ماں ہے یا اپنے باپ کی مدخولہ ہے۔ اور یہ دونوں حرام ہیں، رضاعت میں یہ بات نہیں یعنی رضاعی بہن کی ماں نہ اپنی ماں ہے نہ باپ کی مدخولہ ہے، اسی طرح نسب کے اعتبار سے اپنے بیٹے کی بہن یا تو اپنی لڑکی ہوگی یا ربیبہ ہوگی رضاعت میں یہ بات نہیں، فقہاء جو حدیث "یحرم من الرضاع الخ" سے ام الاخت اور اخت الابن کا استثناء کرتے ہیں اس پر عقلی دلیل سے حدیث کے عموم کی تخصیص لازم آنیکا اعتراض ہوتا ہے، جواب یہ ہے کہ مستثنیٰ صورتوں کی حرمت مصاہرت کے سبب سے ہے نہ کہ نسب کے سبب سے اور استثناء منقطع ہے یا جن صورتوں کو فقہاء نے مستثنیٰ کیا ہے ان کو حدیث شامل ہی نہیں یہاں تک کہ تخصیص بالعقل لازم آئے۔ عہ دار قطنی عن ابن عباس (مرفوعاً وموقوفاً) وعمر (موقوفاً) عبدالرزاق، مالک عن ابن عباس (موقوفاً) ابن ابی شیبہ عن ابن عباس وابن مسعود وعلی (موقوفاً) ۱۲ عہ دار قطنی، بیہقی عن جمیلہ بنت سعد ۱۲